احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 19 مئی 2003ء 16 ربیع الاول 1424 ہجری-19 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 109

دجال سے ہوشیار رہو

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

میں تمہیں دجال سے ہوشیار کرتا ہوں۔ اور کوئی نبی بھی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو دجال سے ہوشیار نہ کیا ہو لیکن میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو پہلے کسی نبی نے نہیں کہی۔ دجال یک چشم ہے مگر اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر 6593.)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

واضح ہو کہ دجال کے لفظ کی دو تعبیریں کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ دجال اس گروہ کو کہتے ہیں جو جھوٹ کا حامی ہو اور مکر اور فریب سے کام چلاوے۔ دوسری یہ کہ دجّال شیطان کا نام ہے جو ہر ایک جھوٹ اور فساد کا باپ ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 326)

دجّال ایک شخص کا نام نہیں ہے۔ لغت عرب کے رو سے دجال اس گروہ کو کہتے ہیں جو اپنے تئیں امین اور متدین ظاہر کرے مگر دراصل نہ امین ہو اور نہ متدین ہو بلکہ اس کی ہر ایک بات میں دھوکا دہی اور فریب دہی ہو۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 243)

............پھر ذکر کیا کہ آخری زمانہ میں غلبہ نصاریٰ کا ہوگا اور ان کے ہاتھ سے طرح طرح کے فساد پھیلیں گے اور ہر طرف سے امواج فتن اٹھیں گی اور وہ ہر یک بلندی سے دوڑیں گی یعنی ہر یک طور سے وہ اپنی قوت اور اپنا عروج اور اپنی بلندی دکھلائیں گی۔ ظاہری طاقت اور سلطنت میں بھی ان کی بلندی ہوگی کہ اور حکومتیں اور ریاستیں ان کے مقابل پر کمزور ہو جائیں گی اور علوم و فنون میں بھی ان کو بلندی حاصل ہوگی کہ طرح طرح کے علوم و فنون ایجاد کریں گے اور نادر اور عجیب صنعتیں نکالیں گے اور یہ مکاید اور تدابیر اور حسن انتظام میں بھی بلندی ہوگی اور دنیوی مہمات میں اور ان کے حصول کے لئے ان کی ہمتیں بھی بلند ہوں گی اور اشاعت مذہب کی جدوجہد اور کوشش میں بھی وہ سب سے فائق اور بلند ہوں گے۔ اور ایسا ہی تدابیر معاشرت اور تجارت اور ترقی کاشتکاری غرض ہر یک بات میں ہر یک قوم پر فائق اور بلند ہو جائیں گی۔ یہی معنی ہیں من کل حدب ینسلون کے کیونکہ حدب بالتحریک زمین بلند کو کہتے ہیں اور نسل کے معنے ہیں سبقت لے جانا اور دوڑنا یعنی ہر ایک قوم سے ہر ایک بات میں جو شرف اور بلندی کی طرف منسوب ہو سکتی ہے سبقت لے جائیں گے اور یہی بھاری علامت اس آخری قوم کی ہے جس کا نام یاجوج ماجوج ہے اور یہی علامت (۔) اس گروہ پُرفتن کی ہے جس کا نام دجّال معہود ہے۔ اور چونکہ حدب زمین بلند کو کہتے ہیں۔ اس سے یہ اشارہ ہے کہ تمام زمینی بلندیاں ان کو نصیب ہوں گی مگر آسمانی بلندی سے بے نصیب ہوں گے۔ اور اس مقام سے ثابت ہوتا ہے کہ یہی قوم یاجوج ماجوج باعتبار اپنے ملکی عروج کے یاجوج ماجوج سے موسوم ہے اور اسی قوم میں سے وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے ضلالت کے پھیلانے میں اپنی کوششیں انتہا کو پہنچائی ہیں اور دجّال اکبر سے موسوم ہو گئے اور خدا تعالیٰ نے ضلالت کے عروج کے ذکر کے وقت فرمایا کہ اس وقت نفخ صور ہوگا اور تمام فرقے ایک ہی جگہ پر اکٹھے کئے جائیں گے۔

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 361)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم میں یتامیٰ - مساکین - بیوگان اور ضرورت مندوں کی حاجت براری کو محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے- اسی طرح حدیث میں بے سہارا افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنا گویا خدا تعالیٰ کی مدد کرنے کے مترادف ہے- یعنی یہ امر خدا تعالیٰ کے قرب کی منازل کو طے کرنے میں ایک بہترین زینہ ہے-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی تعلق اور حکمت کے پیش نظر 1982ء میں بیوت اللہ کی تعمیر اور آبادی کی تحریک کے سلسلہ میں ہی بیوت الحمد سکیم کا اجراء فرمایا تھا-

خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مستحقین بیوت الحمد سکیم کے شیریں ثمرات سے لذت یاب ہو رہے ہیں- بیوت الحمد کالونی ربوہ جو ہر قسم کی سہولتوں سے آراستہ ہے اس میں اب تک 87 خاندان آباد ہو چکے ہیں- اسی طرح بعض ضرورت مند احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی امداد برائے توسیع مکان لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- ابھی کئی مستحقین امداد کے منتظر ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ بے سہارا اور نادار مخلوق کیلئے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر بیوت الحمد منصوبہ میں درج ذیل شقوں کے تحت نمایاں مالی قربانی پیش فرمائیں-

1- پورے مکان کے تعمیری اخراجات کی ادائیگی- آجکل ایک مکان پر مبلغ پانچ لاکھ روپے لاگت آتی ہے-

2- ایک لاکھ روپے یا اس سے زائد کی ادائیگی

3- حسب استطاعت جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں-

امید ہے احباب کرام اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے- یہ رقم مقامی سطح پر سیکرٹری مال کو یا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جا سکتی ہے- اللہ تعالیٰ بیش از پیش خدمت دین کی توفیق سے نوازتا رہے- آمین

(صدر بیوت الحمد سوسائٹی)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1983ء

⑥

3 ستمبر حضور ناصر آباد سے کراچی واپس پہنچے۔

4,3 ستمبر برطانیہ کا 18 واں جلسہ سالانہ، 2 ہزار سے زائد حاضری۔

8 ستمبر حضور کی کراچی سے روانگی۔ اور سنگاپور میں آمد۔

9 ستمبر حضور نے سنگاپور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس سے قبل حضور نے ایک نئی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔

9 ستمبر انصار اللہ ناروے کا پہلا سالانہ اجتماع۔

10 ستمبر حضور نے سنگاپور میں انڈونیشیا، ملائیشیا، سبا اور سنگاپور کی جماعت کی مجالس عاملہ کے اجلاسوں کی صدارت فرمائی۔

16 ستمبر حضور کی فجی میں آمد اور ناندی ایئر پورٹ پر پریس کانفرنس سے خطاب۔

17 ستمبر حضور نے فجی میں خطبہ عید الاضحیہ ارشاد فرمایا۔ بعد دوپہر حضور کا خطاب اور سوال و جواب۔

18 ستمبر حضور ناندی سے سووا تشریف لے گئے۔ بیت فضل عمر سووا کا رسمی افتتاح فرمایا۔

18 ستمبر عید الاضحیٰ کے دن اوکاڑہ میں شیخ ناصر احمد صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

19 ستمبر حضور نے فجی کے قائم مقام وزیر اعظم سے ملاقات کی، ریڈیو فجی نے انگریزی اور اردو میں حضور کے 2 انٹرویوز ریکارڈ کئے۔

20 ستمبر حضور نے بیت فضل عمر سووا فجی میں مجلس مشاورت کی صدارت فرمائی۔

21 ستمبر حضور سووا سے لمباسہ (فجی) تشریف لے گئے۔

22 ستمبر حضور فجی کے جزیرہ تاویونی تشریف لے گئے۔ اور Date Line کا دورہ کیا پھر قریب کے ایک قصبے سوموسومو کے ایک سکول میں خطاب فرمایا۔

23 ستمبر حضور نے سووا کی یونیورسٹی آف ساؤتھ پیسفک میں لیکچر دیا بعنوان ''احمدیت اور مذاہب کے احیاء کی فلاسفی''

23 تا 25 ستمبر تنزانیہ کا 11 واں جلسہ سالانہ۔ ایک ہزار مہمانوں کی شمولیت۔

24 ستمبر مجلس انصار اللہ ربوہ کا سالانہ اجتماع۔

25 ستمبر حضور نے لٹوکا فجی کی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔

25 ستمبر حضور کی آسٹریلیا میں آمد۔

26 ستمبر حضور نے بلیک ٹاؤن سڈنی میں مجوزہ بیت الذکر کی جگہ کا دورہ فرمایا۔

27 ستمبر حضور نے آسٹریلیا میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

27 ستمبر ماریشس میں بیت طارق کا افتتاح۔

30 ستمبر حضور نے براعظم آسٹریلیا کی سب سے پہلی احمدیہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا اور انگریزی میں خطاب فرمایا۔ حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نے بھی خاص طور پر اس تقریب میں شرکت فرمائی۔

30 ستمبر غرناطہ سپین میں پہلا پبلک جلسہ غرناطہ یونیورسٹی میں ہوا۔

30 ستمبر بیت نور ماریشس کا افتتاح۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

(76)

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

باثمر طفل داعی الی اللہ

مکرم عبدالمنان صاحب دہلوی مرحوم سابق افسر حفاظت لکھتے ہیں۔

میرے والد صاحب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی (رفیق حضرت مسیح موعود) مجھے پہلی جماعت میں داخل کرانے کے لئے گلی قاسم جان لے گئے۔ ہماری رہائش دہلی میں (قاضی کا حوض کوچہ پنڈت) سید احسن کے کٹڑا میں تھی۔ میرا نام پہلی جماعت میں داخل کروا دیا گیا۔ اس وقت میرے پاس تختی، قلم، دوات اور اردو کا قاعدہ تھا۔ جب چھٹی ملی تو میں نے دیکھا کہ لڑکوں کے پاس بڑے بڑے بستے ہیں اور میرے پاس صرف ایک قاعدہ۔ میں نے دل میں سوچا کہ کل سے میں بھی موٹا سا بستہ بنا کر لاؤں گا جب لڑکے مجھے دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ یہ بھی کسی بڑی کلاس میں پڑھتا ہے۔

دوسرے دن صبح والد صاحب تو گھر سے باہر اپنے کام کے لئے چلے گئے اور میں نے والد صاحب کی الماری کھول کر اس میں سے احمدی جنتری محمد یامین صاحب والی اور الفضل کا پرچہ اور اسلامی اصول کی فلاسفی نکال کر اور پھر قرآن شریف کا جز دان لے کر اس میں رکھ لئے اور قاعدہ بھی اس میں رکھ لیا اور بڑا خوش خوش اسکول کا رستہ لیا جب اسکول پہنچا تو ماسٹر صاحب آئے ہوئے تھے اور میں بھی کلاس میں بیٹھ گیا۔ ماسٹر صاحب نے سب لڑکوں سے کل کا سبق سنا اور میرے پاس آئے اور میں نے بھی اپنا سبق ''ا، ب، پ'' سنا دیا۔ ماسٹر صاحب نے میرا موٹا بستہ دیکھا تو فرمانے لگے کہ کل اسکول آئے ہو اور آج اتنا موٹا بستہ؟ ادھر دکھاؤ کیا ہے؟ میں نے ڈرتے ڈرتے اپنا بستہ ان کے آگے کر دیا انہوں نے بستہ کی تلاشی لی اور سب کتابیں نکال لیں اور پڑھنے لگے۔ پھر مجھے اگلا سبق دے کر یہ کہتے ہوئے وہ کتابیں لے گئے کہ چھٹی کے وقت تمہیں یہ کتابیں ملیں گی۔ سردیوں کے دن تھے صبح نو بجے سے شام تین بجے تک اسکول لگتا تھا۔ ماسٹر صاحب نے تینوں کتابیں پڑھ لیں اور چھٹی کے وقت یہ کہتے ہوئے کہ کل یہ نہ لانا اور دوسری کتابیں لانا میرے بستہ میں رکھ کر باندھ دیں۔ عاجز پھر والد صاحب سے آنکھ بچا کر دوسری کوئی کتاب اور الفضل کا پرچہ رکھ کر لے گیا غرضیکہ روزانہ ہی کوئی نہ کوئی کتاب ضرور لے جاتا اور ماسٹر صاحب بچوں کو سبق دے کر سارا دن ڈیسک میں رکھ کر چپکے چپکے پڑھتے رہتے میں نے الماری میں والد صاحب کی کتابوں کے رنگ اور موٹائی اور جلدوں سے پہچان قائم کر رکھی تھی اور تمام ہی کتابیں ماسٹر صاحب کو پڑھا دیں۔ ایک دن ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ کل اپنے ابا جان کو اسکول بلا کر لانا۔ اس پر میں بہت ہی خوفزدہ ہوا اور سمجھا کہ شائد میری شکایت نہ کریں۔ خیر میں نے ڈرتے ڈرتے دوسرے دن صبح اسکول چلنے سے قبل والد صاحب سے عرض کیا کہ آج ماسٹر صاحب آپ کو بلاتے ہیں والد صاحب نے فرمایا کہ کیوں؟ تم نے کوئی شرارت کی ہوگی یا سبق یاد کر کے نہیں جاتے ہو گے۔ اس پر عاجز نے عرض کیا کہ میں سبق تو روز یاد کرتا ہوں۔ بے شک سن لیں ہاں مجھ سے ایک غلطی ضرور ہوتی رہی ہے اور وہ یہ کہ آپ کی تمام کتب اور احمدی جنتری اور الفضل کا پرچہ روزانہ میں اسکول لے جاتا تھا اور ماسٹر صاحب تمام دن بیٹھے پڑھتے رہتے تھے۔ آج تقریباً تمام کتابیں ختم ہو چکی ہیں اب میرے پاس کوئی اور کتاب نہیں تھی جو انہیں پڑھانے کے لئے لے جاتا خیر والد صاحب رضامند ہو گئے اور ہمراہ تشریف لے گئے۔ جب اسکول پہنچے تو میرے والد صاحب سے استاد منیر خان صاحب نے باتیں شروع کر دیں اور میں قاعدہ کھول کر بیٹھ گیا اور کان ماسٹر صاحب کی طرف لگا دیئے انہوں نے والد صاحب سے دریافت کیا کہ دہلی میں آپ کی جماعت کی کوئی تنظیم ہے اور نمازیں کہاں پڑھتے ہیں اور کوئی میٹنگ بھی ہوتی ہے۔ والد صاحب نے سب کچھ بتایا پھر ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ جمعہ کو آپ مجھے بھی نماز میں ساتھ لیتے چلیں والد صاحب جمعہ اور اتوار کی میٹنگ میں ماسٹر صاحب کو لے جاتے رہے اس پر ایک دن ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ آپ کی تمام کتابیں پڑھی ہیں ان میں دین حق سے باہر کوئی نئی چیز نہیں دیکھی اور میری تسلی ہو گئی ہے آپ میری بیعت کا خط لکھ دیں اور جب قادیان جائیں تو مجھے بھی ساتھ لے کر چلیں۔ پھر بڑی بے قراری سے جلسہ کا انتظار کرنے لگے خدا خدا کر کے جلسہ کی تاریخ آئی تو والد صاحب ماسٹر صاحب کو ہمراہ لے کر قادیان تشریف لے آئے اور جلسہ کی تقریریں سنیں اور یہاں کے حالات دیکھے پھر تو اطمینان قلب ہو گیا پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد ہر سال جلسہ پر آیا کرتے تھے۔ غرضیکہ موٹے بستے کی برکت سے ماسٹر صاحب کو پیغام مل گیا اور وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

(''احمدی بچہ'' نمبر 1 ص 12 مصنفہ عبدالمنان دہلوی)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اشاعت نور حق میں تسلسل کا ضامن

خلافت حقہ کا آسمانی نظام

مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

اپنی حیات فیض رساں کے دوران بحرعلوم دینی اور بحرعلوم دنیوی کے ممتاز شناور، اپنی ذات ستودہ صفات میں مجمع البحرین کا وجد آفریں منظر پیش کر کے دلوں کو مسخر کرنے والے نہایت بالغ نظر مصنف و قلم کار علوم و معارف کے دریا بہا کر دلوں میں زندگی کی نئی روح اور ولولہ پھونکنے والے مسحور کن مقرر و خطیب اور نوا سنج و پر گو سخنور غلبہ حق کے خدائی وعدوں پر پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط یقین رکھنے اور مشرق و مغرب کے کونے کونے میں پہنچ کر ڈنکے کی چوٹ پر اس یقین کا برملا اعلان کرنے والے منفرد انداز کے جری، دلیر اور دلاور، اپنے متبعین ہی نہیں بلکہ اپنے بہت سے مخالفوں کو بھی محبت و پیار اور مروت و ایثار کی دل آویز پھوار سے اپنا والہ و شیدا بنانے والے، حسینوں کے حسین نیز فیض رسانی اور کریمانہ جود و سخا کے بل پر دلوں پر حکمرانی کرنے والے حسن و احسان کے مرکز و محور، اور دوسروں کو راہ راست کی طرف دعوت دینے میں انتھک محنت کرنے اور حیران کن مشقت اٹھانے والے اور بظاہر ناممکن کو ممکن کر دکھانے والے ایم ٹی اے کے بانی مبانی، میرے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں لاکھوں اور کروڑوں کے مربی و محسن اور آقا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ عظیم معرکوں سے بھرپور 75 سالہ عمر پا کر آخر 19/اپریل 2003ء بروز ہفتہ اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی کے حضور جا حاضر ہوئے۔

اس طرح دعوت الی اللہ اور اشاعت حق میں آپ کی لازوال تڑپ اور بظاہر کبھی ختم نہ ہونے والی بیقراری کو قرار آ تو گیا لیکن اس قرار آنے سے قبل آپ لاکھوں ہی نہیں مشرق و مغرب کے کروڑوں دلوں میں اس لازوال بےقراری اور بےچینی کو منتقل کر گئے تا کہ دنیا میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی روشن کی ہوئی شمع فروزاں مینارۂ نور کی شکل میں ہمیشہ روشن رہے تا کہ اطراف و جوانب عالم میں اس کی روشنی پھیلتی چلی جائے اور اس کے پھیلنے اور وسیع سے وسیع تر ہونے کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو اور یہ کرۂ ارض اپنے رب کے نور سے پورے طور پر چمک اٹھے اور کہیں خفیف سے خفیف تاریکی کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے۔

اشاعت نور رب ذوالجلال و الاکرام کے جاری و ساری تسلسل کے طور پر اب یہ شمع نور سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک میں منجانب اللہ سونپ دی گئی ہے تا کہ اس نور کی اشاعت اور اطراف و جوانب عالم میں اس کے آفاق گیر دائرے کی وسعت پذیری جاری رہے اور کبھی منقطع نہ ہو۔ ایسا ہی ہوگا اور ضرور ہوگا اس لئے کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام خاص کے ذریعہ نور ہدایت کے اس نئے شمع بردار کے حق میں اپنی معیت اور تائید و نصرت کی پہلے ہی بشارت دے دی تھی۔ حضرت مسیح موعود کا ''تذکرہ'' میں مندرج دسمبر 1907ء کا وہ الہام یہ ہے:۔

انی معک یا مسرور

(تذکرہ طبع سوم ص744)

(یعنی اے مسرور! میں تیرے ساتھ ہوں)

یہ الہام اس امر پر دال ہے کہ بظاہر تو خلیفہ کو مجلس انتخاب کے اراکین منتخب کرتے ہیں لیکن تصرف الٰہی کے زیر اثر ان کی نگاہ انتخاب اسی وجود مبارک پر پڑتی ہے جو پہلے سے خدا کا منتخب کردہ ہوتا ہے اسی لئے تو ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اشاعت نور حق (جس کا حضرت مسیح موعود کے ذریعہ از سر نو آغاز ہو رہا ہے) میں تسلسل کا ضامن ایک ہی نظام ہے اور وہ ہے خلافت حقہ کا آسمانی نظام۔ اس آسمانی نظام کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع عظیم الشان کارنامے سرانجام دے کر اپنے خالق کے حضور سرخرو ہو کر واپس جا حاضر ہوئے ہیں اور بتائید الٰہی سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الخامس کی حیثیت سے سریر آرائے خلافت ہو چکے ہیں اور دنیا بھر کی جماعت احمدیہ عالمی بیعت کے ذریعہ آپ کی بیعت کا شرف حاصل کر چکی ہے۔

ہر فرد جماعت کا یہ فرض ہے کہ جہاں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بلندی درجات کے لئے دعا کرے وہاں حسب وعدۂ الٰہی قدرت ثانیہ کے نئے ظہور پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر حکم کی اطاعت بجالائے اور آپ کی کامل پیروی و اتباع میں غلبہ حق کی آسمانی مہم کو اپنی جانی اور مالی قربانیوں کے ذریعہ آگے سے آگے بڑھاتا اور نئی سے نئی منزلیں سر کرتا چلا جائے حق کو پوری دنیا میں غالب کرنے کی ایک ہی راہ ہے اور وہ ہے خلافت حقہ کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہتے ہوئے خلیفہ وقت کی کامل اطاعت کو لازم پکڑا جائے اور آپ کی ہر آواز پر دلی بشاشت کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے۔ صرف اور صرف یہی ایک راہ ہے جو ہماری کامیابی اور عنداللہ سرخروئی کی ضامن ہے۔ ہر شخص خواہ وہ مرد ہو یا عورت اپنی اپنی جگہ مستعد اور چوکس و بیدار ہو جائے اور یہ عزم کرلے کہ اس نے غلبۂ حق کی آسمانی مہم میں اطاعت کا کامل نمونہ دکھاتے ہوئے اپنے قدم کو تیز سے تیز کرنا ہے اور یہ کہتے ہوئے کہ

تیز تر گام زن منزل ما دور نیست

آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سریر آرائے خلافت ہونے کے معاً بعد اپنے پہلے خطاب میں فرمایا ہے کہ ہم دعاؤں پر زور دیں اور خداوند قادر و قدوس سے اس کی مدد اور تائید و نصرت طلب کرنے سے کبھی غافل نہ ہوں خدا کے حضور عاجزانہ دعائیں اور اس کے بنائے ہوئے خلیفہ کی کامل اطاعت ہمارے یہی وہ دو ہتھیار ہیں جن پر ہماری کامیابی کا انحصار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل خاص کے نتیجہ میں ہم اپنے ان ہتھیاروں کو استعمال کرنے میں کبھی غفلت اور کاہلی کا شکار نہ ہوں۔ اللہ ہماری مدد فرمائے کیونکہ اس کی مدد اور تائید و نصرت کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں ہیں۔ ہماری طاقت اور کامیابی کا تمام تر راز دعاؤں اور اطاعت میں ہی مضمر ہے۔

ہر آنکھ اشکبار

ہر دل دل حزیں ہے ہر آنکھ اشکبار
یارب! آسمان سے کوئی سکوں اتار

گویا تری جدائی میں ہر چیز سوگوار
حد درجہ اس بہار میں جلتے ہوئے چنار

آنکھوں کے نور، دل کے چین، روح کے قرار
میں ہوں ترا ملول مجھے ہنس کے پھر پکار

گلیوں میں تیرے شہر کی، بے چارگی کی دھول
اور کوچہ ہائے دل میں اڑے گرد اور غبار

جیسے کہ آفتاب کوئی ڈھل گیا منیب
جیسے کہ کوئی خواب ہو قوس قزح کے پار

احمد منیب

استاذی المکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی

امتیاز احمد راجیکی صاحب۔

محترم میاں محمد ابراہیم جمونی صاحب کی وفات کو ایک عرصہ گزر گیا لیکن آپ انمٹ نقوش چھوڑنے والے وجود تھے۔ ساٹھ کی دھائی کے بالکل ابتدائی سالوں میں بہت بچپن کے زمانے کی بات ہے۔ محلہ دارالرحمت وسطی (المعروف کچا بازار) میں واقع تعلیم الاسلام پرائمری سکول سے پانچویں جماعت پاس کر کے جب ہائی سکول جانے لگا تو بہت پریشان تھا۔ لمبی مسافت پیدل طے کرنے کی فکر بھی تھی اور انجانے ماحول کی سخت گیری اور کڑے ڈسپلن کا خوف بھی دامن گیر تھا۔ ایک بات جو شروع سے ذہن نشین ہوگئی وہ یہ تھی کہ ہائی سکول میں بڑی سخت پڑھائی ہوتی ہے۔ ذرہ برابر شرارت یا شوخی برداشت نہیں ہوتی۔ وہاں کے ہیڈ ماسٹر صاحب نظم وضبط کے بہت پابند ہیں۔

ابتداءً ہماری چھٹی ساتویں کی کلاسیں ہائی سکول کے ہوسٹل کے کمروں میں ہوتی تھیں۔ جو سکول کی اصل عمارت سے ذرا ہٹ کر تھا۔ چنانچہ اس میں بڑی عافیت محسوس ہوئی کہ ہیڈ ماسٹر صاحب کی براہ راست "دسترس" سے "محفوظ" ہیں۔ ویسے اگر وہ اچانک کہیں دور سے نظر آ جائے تو فوراً خوف سے نظریں بچانے کی کوشش کرتے کہ کہیں دیکھ نہ لئے جائیں۔ مگر یہ تجاہل "غیر عارفانہ" زیادہ دیر جاری نہ رہ سکا۔ کھیل کود کے شوق نے مجھے میدان عمل میں لا جھونکا۔ معلوم ہوا کھیلوں کے مقابلے ہو رہے ہیں اور کرکٹ کے لئے گروپ ٹیموں کا انتخاب جاری ہے۔ ٹرائیل دیا تو فوراً میاں صاحب محترم کی نظروں میں آ گیا۔ اس کے بعد کیا تھا۔ ایک سلسلہ چل نکلا۔ آپ کی شفقتوں سے براہ راست فیض پانے کا، جو اگرچہ صرف چار سال پر محیط ہے مگر عملاً زندگی کے آخری سانس تک علم کے نور اور جینے کے آداب سکھانے والا ایک سیل رواں بن گیا۔ جو رگوں میں خون کی طرح ہر لمحے دوڑتا رہتا ہے۔

کرکٹ کا کھیل اور میاں محمد ابراہیم جمونی گویا ایک ہی وجود کے دو حصے ہیں۔ اس کھیل سے آپ کی بے پناہ وابستگی اور دلچسپی نے دونوں نام لازم وملزوم کر دیئے ہیں۔ کرکٹ سے آپ کی بے پایاں محبت اور کھلاڑیوں کی غیر معمولی حوصلہ افزائی اور سرپرستی ایک ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس خصوصی نظر عنایت کے سایے تلے پروان چڑھتے ہوئے مجھے بھی میاں صاحب کی شخصیت کو ذرا قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ تب یہ احساس ہوا کہ بظاہر بہت زیادہ رعب داب اور نظم وضبط قائم رکھنے والی شخصیت اپنے اندر مزاح، بذلہ سنجی اور تفنن طبع کا ایک حسین امتزاج رکھتی ہے۔ عام طور پر کڑا ڈسپلن قائم رکھنے والے سخت گیر منتظم طبعاً خشک مزاج ہوتے ہیں۔ مگر میاں صاحب اس کے برعکس تھے۔ آپ اپنے سٹاف اور طلبہ کے درمیان ایک بے تکلف فضا قائم رکھتے۔ کھل کر مذاق کرتے اور جاندار قہقہہ لگاتے۔ اس کے باوجود اصولی معاملات پر بڑا ٹھوس اور مضبوط موقف اختیار کرتے اور کسی رنگ میں نظم وضبط کو قربان نہ ہوتے دیتے۔ آپ کی شخصیت کا یہ امتیاز اتنی خوبصورتی کے ساتھ بہت کم منتظمین میں دکھائی دیتا ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تاریخ میں میاں ابراہیم صاحب کا طویل دور قیادت غیر معمولی اہمیت اور فضیلت کا حامل ہے۔ آپ کے عہد میں سکول نے ہر شعبہ ہائے زندگی میں جو نمایاں کردار ادا کیا اور معاصرین کے مقابل تر ممتاز حیثیت حاصل کی۔ وہ محتاج بیان نہیں تاہم اس کے تمام پہلوؤں پر کماحقہ روشنی ڈالنا کسی بیان کی تاب ومجال نہیں۔ تعلیمی اور نصابی میدان میں غیر معمولی ترقیات کے ساتھ ساتھ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے سوشل ورک، خدمت خلق اور دیگر غیر نصابی سرگرمیوں میں بڑا کلیدی رول ادا کیا۔ علاوہ ازیں صحت جسمانی اور مفید کھیلوں کے فروغ میں جمونی صاحب کی زیر قیادت ہائی سکول کا اپنا ایک منفرد مقام تھا۔ اس دور میں سکول تعلیمی اور غیر تعلیمی مقابلہ جات کے تقریباً ہر شعبے میں انعامات اور اعزاز کا حق دار قرار پایا۔ گویا آپ کی سکول سے وابستگی کا تمام زمانہ اس کے درخشاں عہد کی ضمانت بن گیا۔

مجھے یاد ہے جس زمانے میں ہم لوگ ہائی سکول میں تھے۔ تعلیم الاسلام سکول کھیلوں کے تقریباً تمام شعبوں میں ضلع بھر میں نمایاں پوزیشن رکھتا تھا۔ خصوصیت سے کرکٹ کا مسلسل چیمپئن تھا۔

حضرت میاں جمونی صاحب کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک خوبی آپ کی بے پناہ خداداد یادداشت کی صلاحیت تھی۔ آپ حیرت انگیز تفصیل اور بڑی باریکی سے واقعات کو یاد رکھتے اور پوری صحت اور صفائی سے انہیں بیان فرماتے۔

غالباً 1988ء کے موسم بہار کا زمانہ تھا۔ میری پوسٹنگ لالیاں ہوگئی تھی۔ کافی عرصے کے بعد ربوہ میں دوبارہ رہائش پذیر ہونے کا موقع ملا۔ ایک روز خبر ملی کہ اقصیٰ گراؤنڈ میں کرکٹ کیمپ لگ رہا ہے اور ربوہ کی مرکزی ٹیم کے لئے چناؤ ہو رہا ہے۔ ازراہ شوق میں بھی وہاں جا دھمکا۔ میرے عزیز دوست اور ہم جماعت مرزا عمر احمد صاحب نے جو اس کیمپ کے آرگنائزرز میں سے تھے نے کہا "بس کرو اب ان نوجوانوں کو کھیلنے دو۔ تمہیں سلیکشن کمیٹی میں رکھ لیا ہے" چنانچہ چندروز نئے کھلاڑیوں کے کھیل سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملا۔ اس دوران میں جو بات میرے لئے یادگار بن گئی۔ وہ حضرت میاں ابراہیم صاحب سے اچانک ملاقات تھی۔ کرکٹ کا کوئی اہم میدان ہو اور میاں صاحب اپنی موجودگی سے اسے برکت نہ بخشیں، یہ ممکن نہ تھا۔ میری نظر آپ پر پڑی تو آگے بڑھ کر سلام کیا۔ خیال تھا کہ بیس سال کا عرصہ ہو گیا ہے کوئی باقاعدہ ملاقات نہیں رہی۔ سکول کے زمانے سے اب میری ہیئت کذائی بھی بہت مختلف تھی، شاید میاں صاحب پہچان نہ پائیں۔ ابھی مناسب الفاظ ڈھونڈ رہا تھا۔ اپنا تعارف کرانے کے لئے کہ میاں صاحب میرے کندھے پر ہاتھ مار کر زور سے ہنسے اور فرمانے لگے۔

"امتیاز تمہاری وہ شکست نہیں بھولتی، جو ڈویژنل ٹورنامنٹ میں تم لوگوں نے میانوالی کے ہاتھوں اٹھائی تھی"۔

میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ میاں صاحب نے نہ صرف مجھے پہچان لیا، بلکہ مدت دراز کی ایک بھولی بسری یاد بھی تازہ کرادی۔ اور پھر جو انہوں نے اس میچ کی ایک ایک تفصیل اور اس کی ناقص امپائرنگ کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال شروع کیا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ ابھی کل کے ہونے والے کسی واقع پر رواں تبصرے کی ٹیپ چلادی گئی ہے۔

آپ کے اس بے پناہ حافظے کا فی الحقیقت نہ صرف آپ کے شاگردوں نے دوران تعلیم فائدہ اٹھایا بلکہ بعد ازاں آپ کے بے شمار تاریخی اور علمی مضامین کی شکل میں آپ کی بے نظیر یادداشتیں محفوظ ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میاں ابراہیم صاحب نے طویل عمر پائی اور آخری وقت تک ہوشمندی اور جانفشانی سے اپنے آپ کو سلسلے کی خدمت اور عوام الناس کی بہبود کے لئے وقف کئے رکھا۔ طویل العمری اپنی بے شمار برکتوں اور رحمتوں کے باوجود فی ذاتہ کچھ تکلیف دہ حقائق کی حامل ہوتی ہے۔ ضعف اور بیماری کے قدرتی عوارض کے ساتھ ساتھ لامحالہ کچھ ناگزیر صدمات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ میاں صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے ہزاروں کی تعداد میں سوگوار شاگرد اور عزیز چھوڑے ہیں اور گویا ان میں سے ہر ایک کے ساتھ آپ کا ذاتی تعلق تھا۔ مگر آپ کی طویل عمر میں دکھ کا یہ پہلو بہرحال نمایاں ہے کہ آپ کو بیسیوں شاگردوں اور عزیزوں کی جدائی کا صدمہ بھی سہنا پڑا۔ لیکن آپ نے ان صدمات کو بڑے احسن رنگ میں ایک مثبت سمت میں منتقل کر دیا اور اپنی بے پایاں یادداشت اور جدا ہونے والے عزیزوں سے گہرے قلبی تعلقات کو متعدد خوبصورت تحریروں میں ڈھال دیا جو اذکروا امواتکم بالخیر کے تحت ایک حسین اور یادگار سرمایہ ہیں۔

محترم جمونی صاحب اپنے شاگردوں کی ضروریات کا ایک شفیق باپ کی طرح خیال رکھتے تھے۔ اسی بنا پر آپ کی درسگاہ کا نظام بڑا متوازن اور ضروری اجزائے ترکیبی سے لیس ہوتا۔ اعلیٰ تعلیم کی فراہمی، مناسب کھیل کود، سیر وتفریح اور عمدہ جسمانی وروحانی غذا۔ غرض ہر پہلو پر وہ بڑی عمیق نگاہ رکھتے تھے۔ اپنے ماتحت اساتذہ کی بھی گہری نگرانی فرماتے۔ مختلف کلاسوں میں جا کر پیچھے بیٹھ جایا کرتے اور اس بات کو بذات خود ملاحظہ کرتے کہ استاد کس طرح پڑھا رہا ہے اور شاگردوں کا کیا رویہ ہے۔ ہمارے دور میں وہ عام طور پر خود بہت کم کلاسیں لیتے تھے۔ نویں دسویں جماعتوں کو کبھی کبھار انگریزی پڑھانے تشریف لے آتے۔ مجھے بھی یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضرت میاں صاحب سے انگریزی گرائمر کے چند اسباق براہ راست پڑھنے کا موقع ملا۔

میرے ساتھ جمونی صاحب کا خصوصی محبت اور احسان والا سلوک تھا۔ اور آپ کے اسی تعلق نے مجھے ایک ایسا یادگار موقع فراہم کیا جو ہمیشہ کے لئے میری زندگی کا ایک حسین اور قیمتی اثاثہ بن گیا۔

حضرت میاں صاحب کی یہ روایت تھی کہ ہر سال دسویں جماعت کو فائنل امتحان سے پہلے الوداعی پارٹی دی جاتی جس میں نویں جماعت بھی شامل ہوتی۔ گویا جونیئر کلاس کو اس بات کے لئے تیار کیا جاتا کہ آئندہ تمہاری باری ہے۔ ذمہ داریوں کے بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اس پارٹی میں آپ کی کوشش ہوتی کہ امام وقت بہ نفس نفیس تشریف لائیں۔ اور اپنے وجود بابرکات سے سکول کو رونق بخشیں۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی علالت کے باعث یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے) مسند امامت پر فائز ہوئے تو آپ کو پھر یہ موقع دوبارہ ہاتھ آ گیا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اپنے عہد امامت کے ابتدائی سالوں میں سکول کی اس تقریب میں رونق افروز ہوتے رہے۔

1967ء میں ہماری نویں جماعت، دسویں جماعت کو الوداعی پارٹی دے رہی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی اس میں تشریف فرما تھے۔ دوران تقریب حضرت صاحب سے مصافحے کا انتظام تھا۔ سب طلبہ خاموشی سے مصافحہ کرتے ہوئے گزرتے جاتے۔ میں اسی پر بڑا نازاں تھا کہ یہ سعادت مجھے بھی حاصل ہو رہی ہے۔ آقا کے دیدار اور دست بوسی سے زیادہ کوئی تمنا اس وقت نہ تھی۔ جب میری باری آئی تو

باقی صفحہ 6 پر

ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب۔ صدر ایسوسی ایشن

تحریک عطیہ چشم کی اہمیت، افادیت اور مقاصد

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے زیر انتظام اڑھائی برسوں میں 20 نابینا افراد کی بینائی بحال کی گئی

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن

Noor Eye Donors Association

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن نومبر 2000ء میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام قائم ہوئی۔ اس ایسوسی ایشن کا مقصد معاشرے میں موجود نابینا افراد، بالخصوص ایسے افراد کے لئے جن کی آنکھ کی بیرونی جھلی کارنیا (Cornea) کسی وجہ سے متاثر ہو کر نابینائی پیدا کر دے جبکہ آنکھ کا باقی نظام درست ہو، کارنیا کی پیوندکاری کے ذریعے بینائی بحال کرنا ہے۔

نابینا افراد

تیسری دنیا کے ممالک کا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ غربت، جہالت اور بیماری کے باعث اور علاج معالجہ کی سہولیات کی کمی کی وجہ سے ایسے افراد جن کی آنکھ کی بیرونی جھلی یعنی کارنیا اگر کسی بیماری یا چوٹ کی وجہ سے متاثر ہو جائے تو وہ آنکھ کے بقیہ تمام نظام کے درست ہونے کے باوجود بینائی جیسی عظیم نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ صرف کارنیا کی پیوندکاری کے آپریشن سے ان کی متاثرہ آنکھ یا آنکھیں روشن ہو سکتی ہیں۔ یہ مسئلہ گو تمام دنیا پر محیط ہے لیکن تیسری دنیا کے ممالک خاص طور پر اس کا شکار ہیں۔ پاکستان میں سینکڑوں ایسے افراد ہیں جو صرف کارنیا کی خرابی کی وجہ سے نابینا کہلاتے ہیں۔

آئی ڈونرز

اس مشکل کے حل کے لئے سب سے بڑا اور اہم کام تو کارنیا کی فراہمی ہے۔ یعنی یہ کہ مریض کا متاثرہ کارنیا تبدیل کرنے کے لئے صحت مند کارنیا کہاں سے حاصل کیا جائے؟ اگر ہم پوری دنیا پر نظر دوڑائیں تو سری لنکا ایک نمایاں ملک ہے جو یہ کام سرانجام دے رہا ہے۔ کثیر تعداد میں سری لنکن لوگ اپنی وفات کے بعد اپنا کارنیا Donate کر دیتے ہیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا سری لنکا کے آئی ڈونرز (Eye Donors) تمام دنیا کے نابینا افراد کو بینائی فراہم کر سکتے ہیں؟ نیز یہ کہ ان کارنیا کا حصول ہر شخص کی پہنچ میں ہے؟ لیکن افسوس ہمیں اس کا جواب منفی میں ہی ملے گا۔ یعنی نہ وہ ہر ایک کو آنکھوں کی روشنی مہیا کر سکتے ہیں اور نہ ہی زیادہ قیمت کی وجہ سے ہر شخص کارنیا حاصل کر سکتا ہے۔

پیوندکاری

ایک اور مسئلہ جو کارنیا کے حصول کے بعد مریض کو پیش آتا ہے وہ آپریشن کے اخراجات کا ہے۔ ایک آنکھ کے کارنیا کی پیوندکاری (Keratoplasty) کے آپریشن میں جو سامان استعمال ہوتا ہے اس کی قیمت -/10000 روپے سے زائد ہے۔ پاکستان میں بھی بعض مقامات پر آنکھ کی پیوندکاری کے آپریشن ہو رہے ہیں جن کے لئے کارنیا سری لنکا سے قیمتاً منگوائے جاتے ہیں اور ایک آنکھ کے آپریشن کی فیس کسی بھی نادار آدمی کی پہنچ میں ہرگز نہیں۔ غرضیکہ یہ بڑی مشکلات ہیں جو کارنیا کی پیوندکاری کے آپریشن میں حائل ہیں۔

تحریک عطیہ چشم

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام قائم کردہ تنظیم نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن ان دونوں چیلنجز کا مقابلہ کر رہی ہے۔ جہاں تک کارنیا کے حصول کا تعلق ہے، اس کے لئے احباب جماعت کو تحریک عطیہ چشم کے ذریعہ آئی ڈونرز بنایا جا رہا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے اب تک 4 ہزار سے زائد احباب جماعت عطیہ چشم کے وصیتی فارم پر کر کے آئی ڈونرز بن چکے ہیں۔ تاہم اس تحریک کی طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے اور امید ہے کہ احباب جماعت اس نیک کام اور ایک نہایت آسان وصیت کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

عطیہ چشم کی اہمیت

عطیہ چشم ایک ایسا عطیہ ہے جو آئی ڈونر کی وفات کے بعد حاصل کیا جاتا ہے۔ یعنی ایک آئی ڈونر اور اس کے لواحقین کی معمولی سی قربانی سے دو نابینا افراد کی آنکھیں روشن ہو سکتی ہیں۔ اگر ہم احساس اور توجہ کی آنکھ سے نابینا افراد کی طرف دیکھیں تو ہماری حالت کچھ ایسی ہوگی۔

اف وہ آنکھیں کہ ہیں بینائی سے محروم کہیں
روشنی جن میں نہیں، نور جن آنکھوں میں نہیں

اگر ہم نابینا افراد کی اس کیفیت کا اندازہ کر سکیں تو یقیناً ہمارا دل پکار اٹھے گا۔

میں ان آنکھوں کے لئے نور و ضیاء بن جاؤں
خضر کا کام کروں، راہنما بن جاؤں!

آئی بنک کی سکیم

اسی خواہش کو عملی شکل دینے کے لئے آئی بنک کی سکیم تیار کی گئی اور نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی گئی۔ اس ایسوسی ایشن کا دفتر فی الحال مرکز عطیہ خون کی نچلی منزل میں قائم ہے۔ یہ دفتر انشاء اللہ تعالیٰ نئے مرکز عطیہ خون (بالمقابل فضل عمر ہسپتال) کے ساتھ ہی نئی عمارت میں شفٹ ہو جائے گا۔ اڑھائی سال پہلے جب آئی بنک کی سکیم ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت اقدس میں پیش کی گئی تو حضور انور نے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے نام اپنے خط میں تحریر فرمایا کہ

”نابینا افراد کے لئے آنکھوں کی امداد اور آئی بنک، یہ سب کچھ اچھا لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ دکھی لوگوں کی خدمت کی توفیق دے اور یہ سکیم کامیاب ہو آمین۔ میری طرف سے ٹیم کے ممبران کو بہت بہت سلام۔“

اللہ تعالیٰ نے اس کام میں غیر معمولی برکت ڈالی ہے اور احباب جماعت تیزی کے ساتھ عطیہ چشم کی وصیت کر رہے ہیں اور اس تحریک کو کامیاب بنا رہے ہیں۔ اب تک 10 آئی ڈونرز کی وفات کے بعد ان کے کارنیا حاصل کئے گئے اور ان سے 20 افراد کی آنکھیں روشن ہو چکی ہیں۔

موزوں آئی ڈونر

آنکھ کی وصیت کرنے والا فرد نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کا وصیتی فارم پر کر کے اس نیک تحریک کا ممبر بن سکتا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہر وہ شخص جس کا کارنیا صحت مند ہو وہ عطیہ چشم کی وصیت کر سکتا ہے۔ عینک لگانے والے افراد، نظر کی کمزوری والے مریض حتیٰ کہ ایسے نابینا جن کی نابینائی کارنیا کی وجہ سے نہ ہو اور معمر افراد سب عطیہ چشم کی وصیت کر سکتے ہیں۔ ہمارے ایک آئی ڈونر ایسے بھی تھے جنہوں نے بڑی عمر میں وفات پائی اور ان کے کارنیا بالکل صحت مند تھے جو دو مستحق افراد کو لگا دیئے گئے غرضیکہ ہر عمر کے افراد جن کا کارنیا صحت مند ہو وہ آئی ڈونرز بن سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں کسی قسم کی کسر نفسی یا ہچکچاہٹ کی ضرورت نہیں۔

کارنیئل کلیکشن آپریشن

(حصول عطیہ چشم)

یہاں یہ امر بھی بیان کرنے کے قابل ہے کہ بالعموم وفات پانے والے آئی ڈونر کی پوری آنکھ نہیں نکالی جا رہی بلکہ آنکھ کی بیرونی شفاف جھلی کارنیا حاصل کی جا رہی ہے جس سے مرحوم آئی ڈونر کے چہرے میں بالکل کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ اور آنکھ کی ساخت بھی ہوبہو وہی رہتی ہے۔ تاہم اگر کسی وجہ سے پوری آنکھ (Eyeball) کو بھی نکالا جائے تو چہرہ کی ساخت میں کوئی نمایاں فرق محسوس نہیں ہوتا۔ ماہرانہ طریق سے سرجری کر کے چہرہ کو نارمل حالت میں رکھا جا سکتا ہے۔ مرحوم کا کارنیا حاصل کرنے کا کام وفات کے 4 سے 6 گھنٹے کے اندر کر لینا ضروری ہے۔ یہاں مرحوم کے لواحقین پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مرحوم کی وفات کی اطلاع فوری طور پر آئی بنک کے مرکزی دفتر تک پہنچائیں۔ تاکہ آئی کلیکشن ٹیم جلد متحرک ہو کر کارنیئل کلیکشن کا کام سرانجام دے سکے۔ جو کہ ایک مختصر آپریشن ہوتا ہے جو مرحوم کے گھر میں ہی کسی کمرے کے اندر کیا جا سکتا ہے۔

یہ حاصل شدہ کارنیا چند دن کے اندر موزوں مستحق نابینا افراد کی آنکھ میں لگا دیا جاتا ہے۔ جن کا ریکارڈ پہلے سے مرکزی دفتر میں موجود ہوتا ہے۔

مفت آپریشن

آنکھ کی پیوندی کاری کے آپریشن کے لئے ربوہ کے دو آئی سپیشلسٹ ڈاکٹرز مکرم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم صاحب اور مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ موزوں وصول کنندگان کا انتخاب ان کی عمر اور ضرورت کی ترجیحی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ جس میں کسی مذہب یا رنگ و نسل کی تمیز نہیں کی جا رہی۔ اب تک ہونے والے 20 آپریشنز میں سے بعض افراد غیر از جماعت ہیں جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے۔ ان تمام مریضوں کے لئے آپریشن کا قیمتی سامان نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی طرف سے مہیا کیا گیا۔ اور زیادہ تر افراد کے آپریشن بالکل مفت کروائے گئے۔ اب اللہ کے فضل سے نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے تعاون سے کوئی بھی نابینا شخص اپنی باری آنے پر کارنیا کی پیوندکاری کے ذریعے زندگی کے رنگ دیکھ سکتا ہے۔ اور نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن اللہ کے فضل سے ہر قیمت پر مستحق موزوں افراد کو بینائی مہیا کرنے کا پختہ عزم کئے ہوئے ہے۔

دین کی روح کے مطابق

عطیہ چشم کی وصیت اور اعضاء کی پیوندکاری

دین کی روح کے مطابق بلکہ ایک پسندیدہ امر ہے اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دو ارشادات پیش خدمت ہیں۔

اعضاء کا عطیہ دینے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اپنے اعضاء اور خون کا عطیہ دینا (دین) میں پسندیدہ ہے۔ لیکن وہ لوگ ہم سے متفق نہیں ہوں گے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم مرنے کے بعد بھی اپنی اسی جسمانی حالت میں ہی اٹھائے جائیں گے۔ اور اگر کسی کی آنکھ کسی دوسرے شخص کو لگائی گئی تو عطیہ دینے والا بغیر آنکھ کے اٹھایا جائے گا۔ (الفضل 30 رجولائی 2000ء)

ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا:

''یہ جائز ہے۔ آپ نے مزید فرمایا جہاں تک انسانی اعضاء کے عطیہ کا سوال ہے ایک شخص اگر کچھ ایسی قربانی کرے کہ اس کی زندگی کو خطرہ نہ ہو اور دوسرے کی زندگی بچالے تو یہ بعینہ دینی روح کے مطابق ہے (۔) بعض لوگوں کو صرف یہ خطرہ ہوتا ہے اور مولویوں نے اسی وجہ سے فتویٰ دیا ہے کہ اگر آنکھیں نکال دیں تو قیامت کے دن اندھے اٹھیں گے۔ اپنی آنکھیں کسی اور کو ملی ہوں گی۔ یہ خطرناک بے وقوفی ہے، آنکھوں نے کہاں رہنا ہے وہ نہ بھی دو گے تو گل سڑ جائیں گی۔ ہم نے تو مردوں کے پنجر اور لاشیں ڈیلوں کے بغیر دیکھی ہیں۔ ڈیلے کہاں دیکھے ہیں۔ آنکھوں کے ڈیلے غائب ہو جاتے ہیں اس لئے یہ فضول باتیں ہیں۔

(الفضل 13 رمارچ 1998ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نیک تحریک پر لبیک کہنے کی توفیق دے اور اس صدقہ جاریہ سے حصہ لینے والے بنائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4

اچانک میاں صاحب بول اٹھے۔

''حضور، یہ امتیاز ہے۔ برکات صاحب (مولانا برکات احمد صاحب راجیکی ابن حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی) کا لڑکا۔''

اور پھر مزید تعارف کے رنگ میں فرمانے لگے۔

''کرکٹ بہت اچھی کھیلتا ہے۔''

''پڑھتا بھی ہے؟'' آقا نے دریافت فرمایا۔

''جی حضور، کلاس میں فرسٹ آتا ہے۔'' میاں صاحب نے ازراہ شفقت حسن ظنی سے کام لیا۔ حضرت صاحب کی گہری محبت بھری نگاہ اور ہلکی سی مسکراہٹ میری روح کو ہمیشہ کے لئے سرشار کر گئی۔

یہ واقعہ میری نویں جماعت کا تھا۔ اب ہوا یہ کہ میٹرک کے امتحان تک پہنچتے پہنچتے میری توجہ پڑھائی سے ہٹ کر کھیل کود اور دیگر غیر نصابی مشاغل کی طرف زیادہ ہوگئی اور تعلیمی ترقی کا گراف نیچے کی طرف گرتا چلا گیا۔ اس کے برعکس میرے بعض دوسرے ہم جماعت بڑی توجہ اور انہماک سے آگے بڑھنے لگے۔ خدا خدا کر کے امتحانوں سے فارغ ہوئے۔ خیال تھا کہ اگر معمولی فرسٹ ڈویژن بھی آگئی تو غنیمت ہے۔ مگر جب نتیجہ نکلا تو حیرت کی انتہا نہ رہی۔ میں تمام سکول میں اوّل تھا۔

میں سمجھتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے میرے بزرگ استاد کے حسن ظن کی لاج رکھ لی اور حضرت خلیفۃ المسیح کی محبت بھری نگاہ اور خاموش دعا کی قبولیت کا سامان پیدا فرما دیا۔

حضرت میاں جمونی صاحب کے وجود باجود کی سیرت وسوانح کے مختلف پہلوؤں پر بہت کچھ کہا اور لکھا جاسکتا ہے۔ مگر میرے نزدیک اس سے بڑھ کر آپ کا اعزاز اور کوئی نہیں کہ آپ کو امام الزمان کے اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے پودے کی آبیاری کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے اپنی طویل عمر کے گویا ہر لمحے کو اس مقدس درخت کی نگہداشت ونگہبانی کے لئے وقف کئے رکھا۔ اس کی جڑوں کو اپنے خون جگر سے سینچا اور اس کی کونپلوں کی درد دل سے حفاظت کی۔ اس کے پتوں کو عرق روح سے غسل دیا اور اس کے پھلوں کی افزائش میں جاں گسل کئے رکھی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا قیام بھی بظاہر تاریخ عالم کا ایک انتہائی معمولی اور غیر اہم واقعہ ہے۔ اپنی ظاہری ہیئت اور کیفیت وکمیت کے لحاظ سے دنیا کے ترازوؤں میں اس کا کوئی وزن نہیں۔ اپنی بے بضاعتی اور عاجزی کے باعث ظاہرداری کے چکاچوند ایوانوں میں اس کا کوئی مقام نہیں۔ اپنے وسائل وذرائع کے اعتبار سے بڑے بڑے درباروں میں اس کی رسائی نہیں۔ اپنی بے سروسامانی اور کم مائیگی کے سبب جغادری ناقدوں کی نگاہ میں اس کی کوئی اہمیت اور قدر وقیمت نہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھیں تو یہ تاریخ کے دھارے بدل دینے والا واقعہ ہے۔ جو اپنے اندر افتاد عالم کے رخ پلٹ دینے کا ولولہ رکھتا ہے۔ یہ اس مادر علمی کی داستان ہے۔ جس کی عاجز مٹی میں طوفانوں کے آگے بند باندھنے کا حوصلہ اور اس کی بظاہر ہلکی سی آنچ میں چٹانوں کو پگھلا دینے کا عزم ہے۔ اس کی معمولی ہوا بڑے بڑے ایوانوں کو لرزا دینے والے جھکڑوں کا پتہ دے رہی ہے اور اس کی کوکھ سے جنم لینے والے علم وعرفان اور ایمان وایقان کے نور، زمانے کی ظلمتوں کے لئے راحتی اور آشتی کا پیغام ہے۔ بلاشبہ گھاس پھونس کی کچی چھتوں تلے اور پھٹے پرانے ٹاٹوں پر علم کی شمعیں روشن کرنے والا یہ مکتب اپنے اندر شوکت جہاں بانی اور قوت یزدانی کی وہ عظمتیں رکھتا ہے، جو اندھیروں کو اجالوں اور تاریکیوں کو روشنیوں میں بدلنے کا پیغام دے رہی ہیں۔ یہ بظاہر اس معمولی سی درسگاہ اور ایک عاجز مدرسے کی کہانی ہے جس میں جلنے والی بے حقیقت قندیلیں، دنیا کی عظیم یونیورسٹیوں کے فلک بوس مناروں کو جگمگانے کے ارادے لئے ہوئے ہیں۔

مستقبل کا منصف مزاج مؤرخ جب اس داستان کو رقم کرے گا اور اپنے حقیقت شناس تجزیے سے اس وقوع کو پرکھے گا تو عظمت کے ان عظیم الشان مناروں کی بلند وبالا چوٹیوں پر جن ستاروں کو نمایاں طور پر چمکتا ہوا پائے گا۔ ان میں ایک نام محمد ابراہیم جمونی صاحب کا بھی ہوگا۔

حنیف احمد محمود صاحب

موبائل فون کی سہولت اور مسائل

بیوت الذکر اور جماعتی میٹنگز میں موبائل سیٹ بند کر کے آنا چاہئیے

سائنس اور ٹیکنالوجی کے آج کے دور میں موبائل فون ضروریات زندگی میں شمار ہونے لگا ہے۔ 1980ء کی دہائی میں جب ابھی یہ ابتدائی دور میں تھا۔ اور موبائل فون کا حجم بھی خاصا زیادہ تھا۔ صرف ٹیلیفون کی حد تک استعمال ہوتا تھا۔ اب وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اتنی سہولتیں اس میں آگئی ہیں کہ ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے شخص کی ضرورت بن کر رہ گیا ہے۔ وہ اسے صرف آواز کے ذریعہ اپنے آپ کو اپنے عزیز واقارب اور دوست احباب سے منسلک نہیں رکھتا بلکہ کاروبار زندگی چلانے کے لئے موبائل ٹیلی فون سے ایک گائیڈ کی طرح راہنمائی لیتا ہے۔ جس میں انٹرنیٹ کی سہولت، موسم کی صورت حال سے لے کر میوزک ویڈیو فلمز مختلف نوع کی تفریح اور مختلف شعبوں میں معلومات تک بہم پہنچاتا ہے۔ اور آئندہ اسے موڈیم (انٹرنیٹ) کے لئے بھی استعمال کیا جاسکے گا۔ جس میں وائرلیس مواصلاتی ٹیکنالوجی بھی شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب سیٹلائیٹ کے ذریعہ موبائل فونز سے ساری دنیا ایک ہو گئی ہے۔ آپ جہاں بھی ہیں اور جس جگہ بھی اس آلہ سے سیٹلائیٹ کے ذریعہ اپنے عزیز واقارب سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

صارفین کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اب تو انہیں مزید سہولتیں پہنچانے کی خاطر الیکٹرانکس کی مصنوعات تیار کرنے والی کمپنیاں اور ادارے نت نئے چھوٹے سے چھوٹے سیٹ کی تیاری میں کوشاں ہیں۔ موبائل فونز سے زندگی اتنی تیز ہوگئی ہے کہ ہر شخص اپنے ساتھی کے ساتھ چلنے کے لئے موبائل فون کی ضرورت محسوس کرنے لگا ہے۔ ڈاکٹرز موبائل فون کے ذریعہ ہر وقت Available ہیں۔ انجینئرز ایک موبائل فون کی کال پر آپ کے در پر موجود ہیں آپ کو Visit کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوتی۔ موبائل فون کے ذریعہ گھر بیٹھے آپ ان سے راہنمائی لے سکتے ہیں۔ ٹیکسی ایک فون پر آپ کے گھر دستیاب ہے۔ اب تو سبزی فروش، گوشت فروش، پلمبرز اور دیگر چھوٹے پیشہ والے لوگوں نے بھی موبائل رکھے ہوئے ہیں اور گوشت، دالیں، سبزی حتیٰ کہ اگر آپ اپنی جوتی بھی مرمت کروانا چاہتے ہیں موبائل پر اپنے موچی کو گھر بلا کر مرمت کروا سکتے ہیں۔ ایسے بعض صارفین نے تو گھر کے فون نمبر کو بھی کوڈ کے ذریعہ اپنے ہینڈی پر ٹرانسفر کر رکھا ہے اور گھر میں کی گئی کال کو بھی جہاں چاہیں سن سکتے ہیں۔

اخباری دنیا نے تو اس کے استعمال کو کمال تک پہنچا کر دنیا کو حیران کر دیا ہے۔ بالخصوص فوٹوگرافرز نے اس سے خوب استفادہ کیا ہے۔ اخبار ٹائم کے فوٹوگرافر مسٹر سائمن راکر نے ایک انٹرویو میں اپنے تجربات کا ذکر یوں کیا ہے۔ ''میں دنیا میں جہاں بھی ہوتا ہوں اپنے موبائل فون پر انحصار کرتا ہوں برطانیہ میں کار سفر کے دوران کسی مقام پر اپنے موبائل فون کا پلگ لیپ ٹاپ کے ساتھ لگا دیتا ہوں اور ٹائم کے نیوز ڈیسک کو انٹرنیٹ کے ذریعے براہ راست تصاویر بھیجنا شروع کر دیتا ہوں۔ بظاہر یہ کام پیچیدہ نظر آتا ہے مگر اب ہم اس کے عادی ہو چکے ہیں۔ جب تصویر میرے ڈیجیٹل کیمرے میں پہنچ جاتی ہے تو میں اسے اپنی پورٹیبل ڈسک میں محفوظ کر لیتا ہوں پھر میں تصاویر کو ڈاؤن لوڈ کرتا ہوں ان کے کیپشن درج کرتا ہوں اور پھر انہیں موبائل فون کے ذریعہ روانہ کر دیتا ہوں۔ پاکستان، سیرالیون، کویت اور کوسوو میں کام کے دوران میں نے تصاویر بھیجنے کے لئے اپنا ایم 4 سیٹلائیٹ فون بھی استعمال کیا جس کا حجم میرے لیپ ٹاپ سے زیادہ نہیں ہے۔ آپ کسی درخت کے سائے میں بیٹھے ہوں یا اپنے ہوٹل کے کمرے میں ہوں اگر لائن صاف ہے تو آپ کا سیٹلائیٹ کے ساتھ بآسانی رابطہ ہوسکتا ہے۔ سیٹلائیٹ فون کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اگر بجلی موجود نہیں ہے تو اسے کار کی بیٹری سے چلایا جاسکتا ہے۔ کوسوو میں کام کے دوران میں نے ایک جیپ کی بیٹری کی مدد سے اپنی اتاری ہوئی تصاویر بھیجی تھیں۔''

(جنگ سنڈے میگزین 16 مارچ 2003ء صفحہ 20)

ان ڈھیر سارے فوائد کے ساتھ اس آلے کے بعض نقصانات بھی ہیں۔ جن کا تعلق جسمانی نقصانات کے ساتھ ساتھ انسان کی مذہبی دنیا یعنی اس کی روحانیت سے ہے۔ جسمانی نقصانات میں تو اس کے زیادہ استعمال سے کان کے سرطان اور بلڈ پریشر بڑھنے کے خطرات ہر وقت موجود ہیں۔

جہاں تک مذہبی نقصانات کا تعلق ہے۔ اس کی موجودگی بعض اوقات انسان کو عبادات سے دور لے جاتی ہے۔ ہر وقت موبائل فون پر انسان کی

Availability اسے اپنے کاروبار میں الجھائے رکھتی ہے اور نماز کی ادائیگی میں خلل انداز ہوتی ہے۔ ادھر نماز کا ارادہ کیا۔ ادھر فون آیا اور کام پر چڑھ دوڑے اور اگر بیت الذکر میں یا نماز سنٹر آ جائیں تو آداب ہم سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم بیوت الذکر میں داخلے سے قبل اپنے موبائل فون سیٹ بند کر دیں کیونکہ اچانک گھنٹی ساری مجلس کی خاموشی اور عبادات میں انہماک کو توڑ کر بے چینی پیدا کر دیتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ انسان اپنی کمزوری کے پیش نظر اپنے موبائل کو بند کرنا بھول جائے لیکن چھوٹی سی بظاہر معمولی بھول سے مجلس میں موجود باقی سب تکلیف اٹھاتے ہیں۔ بالخصوص نماز کی حالت میں جب سب اللہ کے حضور حاضر ہوں اور ایک میوزک نما گھنٹی خاموشی کو تار تار کرتے ہوئے سب کی توجہ کو اپنی طرف پھیر لے تو یہ کس قدر تکلیف دہ بات ہوتی ہے۔

احباب بالخصوص نوجوان نسل کو اس طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے ایک مجلس میں خطبہ کے دوران، درس و تدریس کے دوران یا میٹنگ کے دوران جب کسی کے فون کی Bell ہو تو ہال میں کسی اور کے پاس اگر فون ہے تو اسے فوراً اپنا سیٹ نکال کر دیکھ لینا چاہئے۔ کہ وہ Turn on silent پر سیٹ ہے یا نہیں اگر نہیں تو اسے اپنا فون سیٹ بند کر دینا چاہئے جب کہ دیکھا یہ گیا ہے کہ دوست دوسرے کے فون کی گھنٹی پر برا تو منا رہے ہوتے ہیں لیکن کچھ لمحوں کے بعد ان کا اپنا موبائل بھی بول اٹھتا ہے اور یوں صرف پندرہ بیس منٹوں کی محفل میں تین چار دفعہ نہ صرف سامعین کی توجہ کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے۔ بلکہ مقرر یا خطیب اپنے خطاب کے تسلسل سے ہٹ سکتا ہے۔ اس کے ذہن میں مضمون کا تسلسل بھی ٹوٹ سکتا ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ ایسی مقدس محافل میں سیٹ کی آواز بند کر دیں۔ اس دوران موبائل سیٹ سکرین پر آنے والے جن فونز کی نشان دہی کرے انہیں بعد میں فون کر لیں۔ اگر بعض کاروباری حضرات یا دوسرے اہم پیشہ سے منسلک احباب کے لئے پیغام موصول کرنا انتہائی ضروری ہو تو وہ وائبریشن الارم والا فون خرید لیں۔ جو بغیر آواز کے صرف وائبریشن کے ذریعہ مطلع کرتا ہے کہ کال آئی ہے۔ تو ایسی صورت میں صدر مجلس سے اجازت لے کر فون Attend کر سکتا ہے۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ جونہی سیٹ پر بیل ہوئی یا وائبریشن الارم نے مطلع کیا تو بغیر اجازت صدر مجلس وہ دوست مجلس سے ذرا ہٹ کر فون اٹینڈ کر لیتے ہیں اور ان کی آواز سے ساری محفل ڈسٹرب ہو رہی ہوتی ہے جو آداب مجالس کے خلاف ہے۔ دین نے تو ہمیں یہ سکھلایا ہے کہ اگر آپ کسی مجلس میں ہیں تو صدر مجلس کی اجازت کے بغیر اس محفل سے اٹھ کر نہ جائیں خواہ تھوڑے وقفہ کے لئے جانا ہے۔ مجھے کئی دفعہ اپنے احمدی دوست احباب سے موبائل فونز پر دفتری اوقات میں رابطہ کرنا پڑتا ہے۔ کئی دفعہ موبائل پر بیل ہوتی جاتی ہے لیکن اٹینڈ کوئی نہیں کرتا یا فون بند ملتا ہے۔ چند لمحوں کے بعد یا ایک آدھ گھنٹہ کے بعد دوبارہ رابطہ کرنے پر علم ہوتا ہے کہ وہ اپنے افسر کے پاس تھے اس لئے فون بند تھا یا اپنے دفتر میں چھوڑ گئے۔ اگر دنیوی منصب پر فائز اپنے افسر کی عزت و تکریم کی خاطر موبائل باہر چھوڑا جا سکتا ہے تو پھر دینی منصب پر فائز امیر کی عزت و تکریم کے لئے کیوں نہیں۔ بعض ایسے سنجیدہ اور اہم مشوروں اور فیصلوں کے لئے میٹنگ محترم امیر صاحب یا قائد صاحب ضلع یا ناظم صاحب ضلع یا صدر صاحبہ لجنہ کال کرتی ہیں اور میٹنگ میں موجود ہر فرد و عورت کی توجہ کا مرکز وہ خصوصی ایجنڈا ہوتا ہے جس کے لئے میٹنگ بلائی گئی ہے۔ لیکن کسی ایک کی غفلت سے لائے گئے موبائل فون کی گھنٹی میٹنگ کی تمام سنجیدگی کو ختم کر دیتی ہے اور سوچ و بچار کا تسلسل ٹوٹ کر رہ جاتا ہے۔ اور پھر انسان اللہ کے گھر میں ہو تو کیا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر بھی کوئی حاکم اعلیٰ ہو سکتا ہے۔ جس کی تکریم و عزت اللہ سے بڑھ کر مقصود ہو۔ دین نے تو بیت الذکر کے آداب سکھلائے ہیں۔ اللہ کے گھر میں تجارتی باتیں کرنا اور ادھر ادھر کی گفتگو سے منع کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہا گیا ہے کہ بیت الذکر سے باہر گمشدہ کسی چیز کا اعلان بھی بیت الذکر میں نہ کیا جائے۔ درکنار یہ کہ موبائل پر فون آ جانے پر سودوں کے سودے طے ہوتے ہیں۔ اور دوکان یا دفتر میں موجود کارکن کو بتایا جاتا ہے کہ فلاں چیز اتنے میں لے لو اور اتنے دے دو۔ جمعہ کے روز جمعہ کے دوران بولنے کی اتنی ممانعت ہے کہ فرمایا اگر کسی کو بولتے ہوئے دیکھنے پر منع کرنا مقصود ہے تو تب بھی انگلی کے اشارے سے اسے منع کرو۔ لیکن یہاں موبائل کی گھنٹی سے اول تو خاموشی ٹوٹ جاتی ہے اور پھر طرہ اس پر کہ ہال کے ایک طرف ہو کر باتیں شروع کر دی جائیں۔ پس موبائل جہاں بہت سی سہولتوں کے ساتھ انسان کی زندگی آسان کر رہا ہے وہاں ہمیں اس سے پیدا ہونے والے مسائل کو سامنے رکھ کر دوسروں کی سہولت کا خیال بھی رکھنا چاہئے۔

رپورٹ: طارق احمد رشید صاحب مربی سلسلہ

ونوالیو فجی کا 18واں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ ونوالیو ریجن جزائر فجی نے اپنا اٹھارواں جلسہ سالانہ مورخہ 7/اکتوبر 2002ء کو بمقام بیت بلال، نسر وانگا میں منعقد کیا۔ ونوالیو ریجن کی جماعتیں ہر سال یہ جلسہ اپنے نیشنل جلسہ سے پہلے مختلف جماعتوں میں باری باری منعقد کرتی ہیں۔ امسال نسر وانگا جماعت کو یہ توفیق ملی۔

تین بڑے جلسہ گاہ بنائے گئے مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں کو مختلف بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ جس میں احادیث، الہامات حضرت مسیح موعود اور دیگر دینی تعلیمات لکھی ہوئی تھیں۔ بعض بینرز کو فیجیئن زبان میں ترجمہ کر کے بھی لکھا گیا۔

صبح ساڑھے نو بجے افتتاحی اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب اور دعا کروائی اور پھر مہمان خصوصی Mr.Isireli B. Tuvuki منسٹر آف لینڈ کا تعارف کروایا گیا۔ اس موقع پر ایک ممبر پارلیمنٹ سریندر لال صاحب بھی موجود تھے۔

مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی شاندار تعلیمات اور روایات کو سراہا اور بڑی خوشنودی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے دونوں معزز مہمانوں کو جماعتی لٹریچر تحفۃً پیش کیا۔

جلسہ کی باقی کارروائی میں فجی میں نئے آنے والے دو مربیان مکرم فضل اللہ طارق صاحب اور مکرم نعیم احمد اقبال صاحب نے تقاریر کیں۔

پروگرام نومبائعین

ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد نومبائعین کا پروگرام شروع ہوا جس میں 25 نومبائعین اور 200 سے زائد غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ یہ سارا پروگرام فیجیئن زبان میں ہوا جس میں نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ مکرم ماسٹر حسین صاحب اور لوکل مشنری مکرم محمد تقی صاحب، مکرم حامد حسین صاحب صدر جماعت نسر وانگا اور ایک اور دوست محمد صدیق صاحب نے دینی تعلیمات کا تعارف، مسیح کی آمد ثانی، آنحضرت ﷺ از روئے بائبل، دینی جہاد کے عناوین پر تقاریر کیں۔ آخر میں سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔

بکسٹال

جلسہ کے ساتھ ہی بکسٹال کا بھی انتظام تھا جس میں جماعتی کتب اور رسائل برائے فروخت رکھے گئے تھے۔

دوسرے اجلاس کا آغاز تلاوت سے ہوا۔ خاکسار طارق احمد رشید نے ''سیرت رفقاء حضرت مسیح موعود'' کے عنوان پر تقریر کی۔ آخر پر مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر و مربی انچارج فجی نے اختتامی خطاب کیا اور دعا کروائی۔ دوسری طرف لجنہ نے بھی اپنا پروگرام صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فجی کی زیر صدارت کیا۔

اس جلسہ میں 260 احباب جماعت اور 108 لجنہ ممبرات کے علاوہ 200 سے زائد غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ نسر وانگا جماعت کے ممبران اور کارکنان کو اجر عظیم سے نوازے، ان کے اخلاص میں برکت دے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21/فروری 2003ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

☆ مکرم غلام اللہ صاحب احمد نگر ابن مکرم غلام رسول صاحب کارکن دفتر الفضل کی تقریب شادی مورخہ 9۔اپریل 2003ء ہمراہ مکرمہ نازیہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد عنایت چیمہ صاحب پریم کوٹ ضلع حافظ آباد منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم عبد السمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے ان کا نکاح بعوض -/35000 روپے حق مہر پر پڑھا اور دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 10۔اپریل کو مکرم غلام رسول صاحب نے احمد نگر (نزد ربوہ) میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اس موقعہ پر مکرم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دار القضاء و مینیجر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

☆ مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت مانا والہ ضلع فیصل آباد کی اہلیہ مکرمہ رشیدہ بی بی صاحبہ دل کی تکلیف کی وجہ سے فیصل آباد کے ایک ہسپتال میں زیر علاج تھیں۔ اب گھر آ گئی ہیں۔ صحت بہتر ہو رہی ہے۔ کامل شفاء کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب دار العلوم شرقی نور لکھتے ہیں کہ میری نانی مکرمہ خدیجہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد صاحب مرحوم عظیم پارک ناصر آباد جنوبی ربوہ مورخہ 11 مئی 2003ء بعمر 82 سال وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں ان کی نماز جنازہ اگلے روز بعد نماز عصر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم اعجاز احمد قائد ضلع سیالکوٹ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار دو بیٹے مکرم بشیر احمد ناصر صاحب حیدر آباد سندھ اور مکرم منیر احمد صاحب حال ربوہ اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	19۔مئی	زوال آفتاب	12-05
سوموار	19۔مئی	غروب آفتاب	7-03
منگل	20۔مئی	طلوع فجر	3-31
منگل	20۔مئی	طلوع آفتاب	5-06

صدر مشرف کو وردی اتارنے کا نہیں کہہ سکتا

وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ میں نے صدر جنرل مشرف کو یونیفارم نہیں پہنایا لہٰذا انہیں وردی اتارنے کا نہیں کہہ سکتا اس بات میں کوئی صداقت نہیں کہ میں کٹھ پتلی وزیراعظم ہوں۔ آئین کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے میں وزیراعظم کے اختیارات استعمال کرتا ہوں۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاک بھارت مذاکرات کا سلسلہ مشکلات کے باوجود آگے بڑھے گا۔ دونوں ملکوں کو مذاکرات نتیجہ خیز بنانے کیلئے اپنے اپنے رویے میں لچک پیدا کرنا ہوگی۔ کشمیر پالیسی پر نظرثانی کی ضرورت نہیں کیونکہ اس حوالے سے پاکستان کا موقف واضح ہے۔

کراچی کے 21 غیر ملکی پٹرول پمپوں پر دھماکے

کراچی میں برطانیہ اور ہالینڈ کی دو کمپنیوں کے 21 پٹرول پمپوں پر دیسی ساختہ بموں کے دھماکوں کے بعد غیر ملکی بنکوں، ریستورانوں اور کمپنیوں پر سیکیورٹی کے انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ ایک گھنٹے میں 21 بم دھماکوں میں 6۔افراد زخمی ہوئے اور پٹرول پمپوں کو بھی نقصان پہنچا۔

مذاکراتی کمیٹی آج سفارشات پیش کریگی

حزب اقتدار اور حزب اختلاف پر مشتمل مذاکراتی کمیٹی نے لیگل فریم ورک آرڈر میں مجوزہ ترامیم پر بحث مکمل کر لی ہے۔ اور سات اختلافی نکات پر سفارشات آج (19 مئی) پیش کر دی جائیں گی۔ وزیراعظم کی زیر صدارت سیاسی جماعتوں کے سربراہی اجلاس میں سفارشات پر غور کیا جائے گا۔ کمیٹی نے تمام تفصیلات طے کر لی ہیں۔

طالبعلموں کو سستی کتابیں مہیا کرنے کیلئے حکومت ذمہ داریوں سے آگاہ ہے وزیراعلیٰ

پنجاب نے کہا ہے کہ حکومت طالب علموں کو سستی درسی کتابیں مہیا کرنے کیلئے اپنی ذمہ داریوں سے مکمل طور پر آگاہ ہے اور وہ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کیلئے ہر ممکن اقدام کرے گی۔ وہ ایوان وزیر اعلیٰ میں پبلشروں اور بک سیلروں کے ایک وفد سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس امر کا احساس ہے کہ پنجاب میں چار لاکھ سے زیادہ افراد کا روزگار درسی کتب کی اشاعت وطباعت سے وابستہ ہے۔ چنانچہ وہ ایسی کسی پالیسی کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے جس سے صوبے میں درسی کتب کی اشاعت اور تقسیم کے نظام کو نقصان پہنچے۔

پٹرول، ڈیزل اور تیل کی نئی قیمتیں

	پرانی قیمت	نئی قیمت
پٹرول	30.13	28.88
ایچ او بی سی	34.17	32.40
مٹی کا تیل	19.25	18.53
لائٹ ڈیزل آئل	16.38	16.09

تعلیمی بجٹ بڑھایا جا رہا ہے وفاقی وزیر تعلیم

زبیدہ جلال نے کہا ہے کہ اس مرتبہ تعلیمی بجٹ زیادہ رکھا جائے گا۔ وفاقی حکومت نئی اصلاحات لا رہی ہے۔ نیا سسٹم چار چار سال کا ہوگا۔ پہلی سے چوتھی پانچویں سے آٹھویں اور پھر 12ویں کلاس میں قومی سطح پر اس سسٹم کا نفاذ ہوگا۔ انہوں نے کہا ٹیچر ٹریننگ لازمی قرار دی جا رہی ہے۔

2۔ارب ڈالر کا قرضہ معاف ہونے کی امید ہے

پاکستان نے امریکہ کے ساتھ طویل المیعاد دو طرفہ تعاون کیلئے پائیدار اقتصادی اور عوام کی سطح پر تعلقات کے فروغ کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ یہ بات وزیر خارجہ خورشید قصوری نے امریکہ کے تین روزہ دورے کے اختتام پر ایک پریس کانفرنس میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ بش انتظامیہ کے سینئر عہدیداروں کے ساتھ مفید اور نتیجہ خیز مذاکرات ہوئے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ امریکہ پاکستان پر اپنا دو ارب ڈالر کا قرضہ معاف کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی انتظامیہ صدر جنرل مشرف کے دورہ امریکہ کی منتظر ہے۔

مکہ کی رہائشی عمارت میں آگ

مکہ کے ایک ہوٹل کی عمارت میں آگ لگنے سے 14۔افراد جاں بحق اور 39 زخمی ہو گئے۔ آگ سٹور روم میں فوم کے گدے میں بھڑکی۔ اکثر افراد دم گھٹنے سے ہلاک ہوئے۔ روزنامہ ڈان کے مطابق پانچ سعودی، چار مصری، دو یمنی، دو پاکستانی اور ایک نامعلوم بچہ ہلاک ہونے والوں میں شامل ہے۔

ایران میں القاعدہ کے سینئر ارکان

امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ القاعدہ کے رہنما ایران جیسی جنت سے یا دنیا کے ایسے حصوں سے اپنا کام کر رہے ہیں کسی فرد واحد کو تلاش کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ وہ ایسے حصوں میں چھپ سکتے ہیں جہاں کوئی حکومت نہیں۔ ایران کے دفتر خارجہ نے امریکی الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں دہرانے سے ان کی توثیق نہیں ہو جاتی۔ یہ بیانات حیرت انگیز ہیں۔

تکرت میں 260 گرفتار

امریکی فوج نے صدام حسین کے آبائی قصبہ تکرت میں ایک چھاپہ مار کارروائی کے دوران 260۔افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ عراق میں نئے امریکی منتظم پال بریمر نے کہا ہے کہ صدام کے چھوڑے ہوئے ہزاروں مجرموں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ عراقی فوج کے سابق چیف آف سٹاف جنرل ابراہیم گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جنرل ابراہیم امریکہ کو مطلوب 55۔افراد میں سے پانچویں نمبر پر ہیں۔ جنرل بریمر نے عراق میں نئی حکومت کے قیام کے لئے عراقی لیڈروں سے ملاقاتیں شروع کر دی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ بعث پارٹی کے ارکان جو جنگ کے باوجود اعلیٰ عہدوں پر موجود ہیں ان کو ہٹا دیا جائے گا بلکہ عنقریب ایک حکم نامہ کے ذریعہ عراق سے بعث پارٹی اور بعث عزم ختم کر دیا جائے گا۔

جدہ میں خودکش حملوں کا خطرہ

امریکہ نے خبردار کیا ہے کہ سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کے بعد جدہ میں خودکش حملوں کا خطرہ ہے۔ ایف بی آئی کی 60 رکنی ٹیم سمیت امریکی برطانوی اور آسٹریلوی ماہرین نے حملوں کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ امریکی علاقے سے نکلنے لگ گئے ہیں۔ سعودی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ریاض کے دھماکوں میں غیر ملکی ہاتھ تھا 15 سعودی حملہ آور ہلاک ہوئے۔

ترمیمی قرارداد

امریکہ نے روس اور سلامتی کونسل کے دیگر ارکان کے خدشات دور کرنے اور عراق پر پابندیاں اٹھانے کیلئے اپنی قرارداد میں ترامیم پیش کی ہیں جن کا تعلق خاص طور پر عراق کے تیل سے حاصل ہونے والی آمدنی سے متعلق ہے۔ روس اور فرانس پابندیاں معطل کرنے کی تجویز کی حمایت کرتے ہیں جبکہ امریکہ اور جرمنی پابندیاں جلد اٹھانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

شمالی کوریا کے خلاف ایٹمی کارروائی کا امکان

امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ شمالی کوریا باز نہ آیا تو اس کے خلاف فوجی کارروائی ہو سکتی ہے۔ جنوبی کوریا کے صدر اور امریکی صدر بش نے شمالی کوریا کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایٹمی سرگرمیاں ناقابل برداشت ہیں ضرورت پڑنے پر پیانگ یانگ پر اقتصادی پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں۔

ایران شام اور شمالی کوریا کو دھمکی

امریکی قومی سلامتی کونسل کی مشیر برائے صدر بش کنڈولیزا رائس نے ایران شام اور شمالی کوریا کو دھمکی دی ہے کہ یہ تینوں ممالک اپنا رویہ درست کریں۔ امریکہ ان کے خلاف سختی کی پالیسی اختیار کر رہا ہے۔ ایران مسلسل ایسا رویہ اختیار کر رہا ہے جو ہمارے لئے باعث مشکلات اور مفادات کے خلاف ہے۔ ایران دہشت گردوں کا چیف اسپانسر ہے شام کے رویے کے باعث اس کے ساتھ بھی تعلقات خراب ہیں۔

عید میلاد النبی کے جلوس پر حملہ

بھارتی صوبہ گجرات میں عید میلاد النبی کے جلوس پر ہندوؤں کے حملہ سے 12۔افراد زخمی ہو گئے اور کئی دکانیں نذر آتش کر دی گئیں۔ احمد آباد میں ہندوؤں کے حملے کے بعد دونوں اطراف سے پتھراؤ شروع ہو گیا۔ ہندوؤں نے کئی گاڑیاں بھی جلا دیں۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس بھی استعمال کی گئی۔

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

تیز نو فراسٹ اینڈ ڈائرکٹ کول کی ریپئرنگ
اینڈ ڈینٹنگ پینٹنگ کا کامیاب اور بہتر ادارہ
کچا بازار۔ دارالرحمت وسطی ربوہ فون 211152

معیار اور اعتماد کا نام
بیسٹ وے سویٹس اینڈ بیکرز
ریلوے روڈ ربوہ۔ فون شوروم: 214246

ادویات کی سپلائی
کرنے والے میڈیکل ریپس / فیلڈ ورکرز / کمیشن ایجنٹس جو پاکستان کے کسی بھی علاقے میں ہومیوپیتھک، یونانی یا ایلوپیتھک ادویات سپلائی کرتے ہوں وہ معقول معاوضہ پر جزوی (پارٹ ٹائم) یا کل وقتی کام کیلئے رابطہ فرمائیں۔
فون: 214576-213156

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29